Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

نمبر ۱۵۶	۱۰ ر رجب ۱۳۹۶ھ ۹ ر وفا ۱۳۵۵ ہش ۹ جولائی ۱۹۷۶ء	جلد ۳۰/۶۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ ر وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی خاص حفاظت و امان میں رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۹ ر وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

شدید بے چینی اور ضعف ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

میرے والد محترم مولوی ظفر محمد صاحب ظفر کئی دنوں سے گنگارام ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ ان کی آنکھ میں نئی پتلی ڈالی گئی ہے۔ اپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوا لیکن بعد میں آنکھ میں کچھ زخم ہو گیا جسے کافی حد تک ڈاکٹروں نے COVER کر لیا ہے۔ احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (طاہر احمد ظفر۔ احمد نگر)

ہمارا ضروری فرض

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلیفہ برحق نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو بلند کرنے اور انوارِ قرآنی کو دنیا کے ہر ملک میں پھیلانے کے لئے خدا تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت

"صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ"

جماعت کے سامنے پیش کیا۔ اس منصوبہ پر عمل شروع ہے۔ اس کو کامیاب بنانے کے لئے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کو مضبوط بنانا ہر مخلص احمدی کا فرض ہے۔ اپنے اس فرض کو مستعدی کے ساتھ سرانجام دیجئے۔

جزاکم اللہ خیرًا

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا سے ڈرو اور پاک دلی سے اُس کی پرستش کرو

ظلم اور تعدّی اور غبن اور رشوت اور حق تلفی اور بے جا طرفداری سے باز رہو

"چاہیئے کہ تمام انسانوں کی ہمدردی تمہارا اصول ہو اور اپنے ہاتھوں اور اپنی زبانوں اور اپنے دِل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک منصوبہ اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاؤ۔ خدا سے ڈرو اور پاک دِلی سے اُس کی پرستش کرو اور ظلم اور تعدّی اور غبن اور رشوت اور حق تلفی اور بے جا طرفداری سے باز رہو اور بدصحبت سے پرہیز کرو اور آنکھوں کو بدنگاہوں سے بچاؤ اور کانوں کو غیبت سُننے سے محفوظ رکھو اور کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی سے بدی اور نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو اور ہر ایک کے لئے سچے ناصح بنو اور چاہیئے کہ فساد انگیز لوگوں اور شریر اور بدمعاشوں اور بدچلنوں کو ہرگز تمہاری مجلس میں گذر نہ ہو۔ ہر ایک بدی سے بچو اور ہر ایک نیکی حاصل کرنے کے لئے کوشش کرو اور چاہیئے کہ تمہارے دِل فریب سے پاک اور تمہارے ہاتھ ظلم سے بری اور تمہاری آنکھیں ناپاکی سے منزّہ ہوں اور تم میں کبھی بدی اور بغاوت کا منصوبہ نہ ہونے پاوے اور چاہیئے کہ تم اُس خدا کے پہچاننے کے لئے بہت کوشش کرو جس کا پانا عین نجات اور جس کا ملنا عین رستگاری ہے اور وہ خدا اسی پر ظاہر ہوتا ہے جو دِل کی سچائی اور محبّت سے اس کو ڈھونڈتا ہے۔ وہ اسی پر تجلّی فرماتا ہے جو اُسی کا ہو جاتا ہے۔ وہ دل جو پاک ہیں وہ اس کا تخت گاہ ہیں اور وہ زبانیں جو جھوٹ اور گالی اور یاوہ گوئی سے منزّہ ہیں وہ اس کی وحی کی جگہ ہیں اور ہر ایک جو اسکی رضا میں فنا ہوتا ہے اس کی اعجازی قدرت کا مظہر ہو جاتا ہے۔"

(کشف الغطاء صفحہ ۹ طبع اوّل)

پبلشر:۔ مسعود احمد ٭ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ٭ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۹ ماہ وفا ۱۳۵۵ش
۹ جولائی ۱۹۷۶ء

محبتِ الٰہی اور اُس کا عظیم الشان ثمر

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کمالِ ایمان کا یہ وصف بیان فرمایا ہے کہ اس کے نتیجہ میں ایک مومن محبتِ الٰہیہ ذاتیہ کے وصف سے متصف ہو جاتا ہے حتیٰ کہ سب سے بڑھ کر اگر اسے کسی سے پیار ہوتا ہے تو صرف اپنے رب سے۔ اسی لئے فرمایا:-

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ (البقرہ آیت ۱۶۶)

ترجمہ:- جو لوگ مومن ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ ہی سے محبت کرتے ہیں۔

اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت کرنے لگتا ہے۔ وہ اللہ کو اپنا محبوب بناتے ہیں اور انجام کار ہوتا یہ ہے کہ محبتِ الٰہی کے زیرِ اثر خود خدا کے محبوب بن جاتے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے محبت کی اور اس درجہ محبت کی کہ خود محبوب بن گئے۔ آپؐ کی محبتِ الٰہی کا یہ عالم تھا کہ کفار بھی آپؐ کے عشقِ الٰہی کو دیکھ کر اکثر کہا کرتے تھے کہ محمدؐ تو اپنے رب پر عاشق ہو گیا ہے۔ لیکن وہ اس حقیقت سے بے خبر تھے کہ محبتِ الٰہی میں کمال حاصل کرنے کی وجہ سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم خود خدا کے محبوب بن چکے ہیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی محبوبِ خدا نہیں بنے بلکہ آپؐ دوسروں کو بھی حسب استعداد و علیٰ قدر مراتب خدا تعالیٰ کا محبوب بنانے کی غرض سے مبعوث ہوئے تھے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو روئے زمین پر قیامت تک رونما ہونے والے جملہ بنی نوع انسان کو مخاطب کر کے ایک خاص اعلان کرنے کا حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس حکم کا قرآن مجید کی ایک آیت میں ذکر فرمایا ہے جو یہ ہے کہ:-

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○
(آل عمران آیت ۳۲)

ترجمہ:- تُو کہہ کہ (اے لوگو!) اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو (اس صورت میں) وہ بھی تم سے محبت کریگا اور تمہارے قصور تمہیں بخش دیگا اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کی برکت سے ایک مومن محبتِ الٰہی میں ترقی کرتے کرتے کس طرح حسب استعداد بالآخر اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے اسے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہت لطیف پیرائے میں ذہن نشین کرایا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"مدارِ نجات صرف یہی امر ہے کہ سچا تقویٰ اور خدا کی خوشنودی اور خالق کی عبادت کا حق ادا کیا جاوے۔ الہامات اور مکاشفات کی خواہش کرنا کمزوری ہے۔ مرنے کے وقت جو چیز انسان کو لذت دہ ہوگی وہ صرف خدا تعالیٰ کی محبت اور اُس سے صفائی معاملہ اور آگے بھیجے ہوئے اعمال ہوں گے جو ایمانِ صادق اور ذاتی محبت سے صادر ہوئے ہوں گے مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ۔

اصل میں جو عاشق ہوتا ہے آخر کار ترقی کرتے کرتے وہ معشوق بن جاتا ہے کیونکہ جب کوئی کسی سے محبت کرتا ہے تو اُس کی توجہ بھی اس کی طرف پھرتی ہے اور آخر کار ہوتے ہوتے کشش سے وہ اس سے محبت کرنے لگتا ہے اور عاشق معشوق کا معشوق بن جاتا ہے۔ جب جسمانی اور مجازی عشق و محبت کا یہ حال ہے کہ ایک معشوق اپنے عاشق کا عاشق بن جاتا ہے تو کیا روحانی رنگ میں جو اس سے زیادہ کامل ہے ایسا ممکن نہیں کہ جو خدا سے محبت کرنے والا ہو آخر کار خدا اُس سے محبت کرنے لگے اور وہ خدا کا محبوب بن جاوے؟ مجازی معشوقوں میں تو ممکن ہے کہ معشوق کو اپنے عاشق کی محبت کا پتہ نہ لگے مگر وہ یعنی خدا تعالیٰ علیم بذات الصدور ہے۔ اس سے (محبت کرنے کے نتیجہ میں) انسان مظہر کراماتِ الٰہی اور موردِ عنایاتِ ایزدی ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی چادر میں مخفی ہو جاتا ہے......

شرک یہی نہیں کہ بتوں کی پوجا کی جاوے بلکہ سخت شرک اور بڑا مشکل مرحلہ تو نفس کے بت کو توڑنا ہوتا ہے۔ تم ذاتی محبت خریدو اور اپنے اندر وہ قلق وہ سوزش وہ گداز وہ رقت پیدا کرو جو ایک عاشق صادق کے اندر ہوتی ہے۔ دیکھو کمزور ایمان جو طمع یا خوف کے سہارے پر کھڑا ہو کام نہیں آتا۔ بہشت کی طمع یا دوزخ کا خوف وغیرہ امور پر اپنے ایمان کا تکیہ نہ لگاؤ۔ بھلا کبھی کسی نے کوئی عاشق دیکھا ہے کہ وہ معشوق سے کہتا ہو کہ میں تو تجھ پر اس واسطے عاشق ہوں کہ تو مجھے اتنا روپیہ یا فلاں شئے دیدے ہرگز نہیں۔

دیکھو ایسی طبعی محبت پیدا کرو جیسے ایک ماں کو اپنے بچہ سے ہوتی ہے۔ ماں کو نہیں معلوم ہوتا کہ وہ کیوں بچہ سے محبت کرتی ہے۔ اس میں ایک طبعی کشش اور ذاتی محبت ہوتی ہے۔ دیکھو اگر کسی ماں کا بچہ گم ہو جاوے اور رات کا وقت ہو تو اسکی کیا حالت ہوتی ہے۔ جوں جوں رات زیادہ ہوگی اور اندھیرا بڑھتا جاوے گا اُس کی حالت دگرگوں ہوتی جاوے گی گویا زندہ ہی مر گئی ہے۔ مگر جب اچانک اُسے اُس کا فرزند مل جاوے تو اُس کی وہ حالت کیسی ہوتی ہے؟ ذرا مقابلہ تو کر کے دیکھو۔ پس صرف ایسی محبتِ ذاتی اور کامل ایمان سے ہی انسان دارالامان میں پہنچ سکتا ہے"۔

(ارشادات ۵ مارچ ۱۹۰۳ء ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۷۴، ۱۷۵)

محبتِ الٰہی اور اس کے عظیم الشان ثمر کو واضح کرنے کے ساتھ ساتھ حضور علیہ السلام نے یہ بھی واضح فرمایا کہ یہ عظیم الشان ثمر صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کی برکت کے نتیجہ میں ہی میسر آ سکتا ہے۔ آنحضورؐ کی پیروی اور اتباع کے بغیر نہ حقیقی محبتِ الٰہی کا وصف انسان میں پیدا ہوتا ہے اور نہ اُسکے عظیم الشان ثمر سے وہ بہرہ ور ہوتا ہے۔ چنانچہ آپؑ نے فرمایا:-

"دیکھو اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ خدا کا محبوب بننے کے واسطے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی ایک راہ ہے، اور کوئی دوسری راہ نہیں کہ تم کو خدا سے ملا دے۔ انسان کا مدعا صرف اُس ایک واحد لاشریک خدا کی تلاش ہونا چاہیئے، شرک اور بدعت سے اجتناب کرنا چاہیئے، رسوم کا تابع اور ہوا و ہوس کا مطیع نہ بننا چاہیئے۔ دیکھو میں پھر کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی راہ کے سوا اور کسی طرح انسان کامیاب نہیں ہو سکتا"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۲۴، ۱۲۵)

اس سے ظاہر ہے کہ محبتِ الٰہی کا ثمر بہت ہی عظیم الشان ہے اور وہ ثمر یہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ بھی اپنے ایسے بندہ سے محبت کرنے لگتا ہے اور وہ بندہ خود اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاتا ہے لیکن اس کے لئے لازمی اور ضروری امر یہ ہے کہ انسان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع کو لازم پکڑے۔ آنحضورؐ کی کامل پیروی اور اتباع کے سوا وصول الی اللہ کی اور کوئی راہ نہیں ہے۔ جب وہ اُن راہوں سے خدا کو تلاش کرے گا جن راہوں کی نشاندہی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے تب ہی وہ خدا کو پا سکے گا اور محبتِ الٰہی کے وصف سے متصف ہو کر اس قابل بن سکے گا کہ خدا بھی اس سے محبت کرے اور وہ خود بھی خدا تعالیٰ کا محبوب بن جائے۔ یہ وہ ثمر ہے جو صرف باغِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی مل سکتا ہے اسی لئے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں فرمایا ہے ؎

"کوئی مذہب نہیں ایسا جو نشاں دکھلائے ؎ یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۲۴ مطبوعہ ۱۸۹۳ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبۂ اسلام کی عظیم ذمہ داری اور دینی علوم سیکھنے کی اہمیت

مکرم نذیر احمد صاحب خادم - لاکھا روڈ ضلع نوابشاہ

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی بعثت کا مقصد یہ ہے کہ زندہ اور کامل دین اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر دلائل و براہین کے ساتھ غالب کیا جائے اور اسلام کی حقیقی تعلیمات اور پیغام کو محبت و حکمت اور مضبوط دلائل کے ساتھ دنیا کے ہر انسان تک پہنچا دیا جائے تا لوگ ان زندگی بخش فطرتِ انسانی کے عین مطابق اور ہر زمانہ کے انسان کے تمام مسائل کا اطمینان آفرین حل پیش کرنے والے دین کو قبول کر لیں اور دنیا میں پائیدار اور دائمی امن قائم ہو جائے اہل دنیا اپنے خالق کی حقیقی معرفت حاصل کر لیں اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر چل کر دینی و دنیوی اور روحانی و ابدی حسنات و برکات کے وارث بنیں۔

جماعت احمدیہ کے افراد نے حضرت مسیح موعودؑ کے دست حق پرست پر بیعت کر کے یہ عہد کیا ہے کہ وہ اپنی عاجزانہ دعاؤں پیہم جدوجہد اور منظم تبلیغی مساعی سے دنیا کے ہر انسان تک اسلام کا پیغام پہنچا کر اسلام کو ساری دنیا میں غالب کریں گے اور ساری دنیا پر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت قائم کریں گے یہ کام اتنا عظیم اور بلند تر ہے کہ اس کی تعمیل و تکمیل کا تصور کر کے بھی عاجز انسان پر ایک لرزہ طاری ہو جاتا ہے لیکن خدائے جل و علیٰ کے وعدے بھی ہیں کہ اب یہ ہو کر رہے گا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں لیکن خدائے قادر و کریم کے وعدے ہرگز نہیں ٹل سکتے اور ساری دنیا پر اسلام کے غلبہ کو دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی ہم میں سے ہر ایک کی یہ خواہش ہے کہ اسلام کا یہ غلبہ ہماری ہی زندگیوں میں اور ہمارے ہی ہاتھوں سے ظہور میں آئے اور یہ سعادت ہمیں کو حاصل ہو یہ کتنی مبارک خواہش ہے لیکن اس کو پانے کے لئے ہمیں اپنے آپ کو اس قابل بنانا ہوگا کہ حق و باطل کی اس جنگ میں ہم ایک تجربہ کار، تربیت یافتہ اور ماہر فن جرنیل کی طرح حصہ لے سکیں اور غلبۂ اسلام میں ہمارا سب سے اہم ہتھیار تعلق باللہ، تقویٰ اور دعاؤں سے کام لینا ہے اسکے بعد جس چیز کا نمبر آتا ہے اور جس کے بغیر ہم اسلام کا پیغام دوسروں تک نہیں پہنچا سکتے وہ ہے اسلامی تعلیمات اور دینی علوم کی واقفیت۔ جو حسین تعلیمات ہم نے دوسروں کو پہنچانی ہیں پہلے خود ہمیں اُن کا علم ہونا ضروری ہے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرامؓ میں اگر ایک طرف تبلیغ حق اور اشاعتِ دین کا جذبہ جنون کی حد تک پایا جاتا تھا تو دوسری طرف دین کا علم سیکھنے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سننے کا شوق بھی انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔ فاقوں پر فاقے آتے اور حالت غشی تک جا پہنچتی لیکن صحابہ کرامؓ رسول پاکؐ کی مجلس کو نہ چھوڑتے یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرامؓ کو ہزاروں لاکھوں حدیثیں زبانی یاد تھیں مثلاً حضرت ابوہریرہؓ کو آٹھ ہزار احادیث یاد تھیں حضرت عائشہؓ کو دو ہزار، حضرت عباسؓ کو دو ہزار دو سو چھیاسٹھ اور حضرت امام بخاریؒ جو صحابی بھی نہ تھے اُن کو چھ لاکھ احادیث یاد تھیں بس یہی جذبہ دینی علوم کو سیکھنے کا جب تک ہمارے اندر بھی پیدا نہ ہوگا ہم غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کے مفید وجود نہیں بن سکتے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم خلیفۂ وقت کی پاک صحبت میں زیادہ سے زیادہ وقت گذاریں حضور کے خطبات کو ہمیشہ غور سے پڑھیں اور سنیں۔ جماعت کے بزرگوں کی پاک صحبت میں وقت گذاریں۔ قرآن کریم سیکھیں پھر ترجمہ اور تفسیر قرآن سیکھیں، احادیث رسولؐ کا مطالعہ ہماری روح کی غذا بن جائے اور ہمارے گھروں میں حدیثیں پڑھنے اور سب افراد کو سنانے کا مبارک شغل جاری ہو جائے۔ ہماری جماعت کے بزرگوں نے بعض بڑے اچھے احادیث کے مجموعے ترتیب دئیے ہیں۔ مثلاً محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے "نبراس المومنین" مرتب فرمائی ہے جس میں ایک سو احادیث اور اُن کا آسان و عام فہم ترجمہ دیا گیا ہے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے نہایت حسین مجموعہ احادیث مع ترجمہ اور دلنشین تشریح کے بہ عنوان "چالیس جواہر پارے" مرتب فرمایا ہے، محترم مولوی غلام باری صاحب سیف نے "احادیث الاخلاق" کے زیر عنوان نہایت روح پرور مجموعہ احادیث مع ترجمہ اور مختصر دل ایمان پرور تشریح کے ساتھ مرتب فرمایا ہے اسی طرح محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ نے بڑی محنت و کاوش سے "حدیقۃ الصالحین" نامی کتاب تالیف فرمائی ہے جو سینکڑوں احادیث اور اُن کے بامحاورہ ترجمہ پر مشتمل ہے۔ اب ان علمی و روحانی خزائن سے فائدہ اٹھانا ہمارا کام ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب جو قرآن کریم کی بہترین تفسیر پیش کرتی ہیں۔ اور جن میں عہد حاضر کے تمام ضروری مسائل کو قرآن و سنت اور حدیث کی روشنی میں حل کیا گیا ہے اُن کا بلاناغہ مطالعہ ہر احمدی کی روح کی غذا ہونا چاہیئے۔ غور فرمائیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدھا علم مجھ سے سیکھو اور آدھا علم عائشہؓ سے سیکھو۔ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا دینی علم سیکھنے کا بے پناہ شوق ہی تھا کہ آپ کو دربارِ رسالتؐ سے نصف علم دین سیکھنے کی سندِ فضیلت اور خصوصی شرف حاصل ہوا خود رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کون عالم دنیا میں ہوا ہے یا ہو سکتا ہے باوجود اتنی لقب ہونے کے آپؐ علم و عرفان کے ایسے بحر بیکنار تھے کہ آج چودہ سو سال بعد آپؐ کے غلام اور عظیم روحانی فرزند نے بھی بڑے فخر سے یہ اعلان کیا کہ

"ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحر کمال محمدؐ است"

کہ علم و عرفان کا جو جاری چشمہ میں نے دنیا کو دیا ہے یہ تو میرے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علمی و روحانی کمالات کے سمندر کا صرف ایک قطرہ ہے ــــ جس رسولِ عظیم نبی کریم حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کا علم اتنا وسیع اور عظیم ہے اُسے بھی اللہ تعالیٰ یہ حکم دیتا ہے کہ

قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

کہ اے رسول تو بھی یہ دعا کرتا رہ کہ اے میرے رب میرے علم کو بڑھا اس میں اور اضافہ فرما۔

تو پھر ہم جاہلوں اور ناقصوں کو کس قدر ضروری ہے کہ ہم دینی اور دوسرے علوم کو لگاتار سیکھتے چلے جائیں کہ تا ہم اسلام کا پیغام دوسروں تک صحیح رنگ میں پہنچا سکیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دل میں اسلام کی عالمگیر تبلیغ و اشاعت کا کس قدر جوش تھا اس کی گواہی تو آپ کی حیاتِ طیبہ کا ایک ایک لمحہ دے رہا ہے لیکن اس کا کچھ اندازہ آپ کے اس ارشاد سے بھی ہو سکتا ہے۔ حضور فرماتے ہیں کہ:

"ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بگھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچا لیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے تبلیغ کریں اور اسی تبلیغ میں زندگی ختم کر دیں۔ خواہ مارے ہی جاویں۔"

(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۲ء)

خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ مبارک خواہش آپ کے خلفاء کرام کے عہد میں حضور کے غلاموں کے ذریعہ پوری ہو رہی ہے اور آج مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کے ہر ملک اور ہر خطۂ دنیا میں احمدی

مجاہدین اسلام کا پیغام نہایت مؤثر و منظم رنگ میں پہنچا رہے ہیں جس کے نتیجہ میں ہزارہا سعید روحیں حلقہ بگوش اسلام ہو کر نبیوں کے سردار احمد مختار حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھنے لگ گئی ہیں لیکن یہ تو ابھی آغاز ہے ہماری جدوجہد کا! ؎

کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور
اے مرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو

ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھ سکتے جب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لخت جگر حضرت مصلح موعودؓ کی یہ خواہش پوری نہ ہو جائے کہ ؎

شیطان کی مٹ جائے اس جہاں سے
حاکم تمام دنیا پہ مرا مصطفےٰ ہو

پس اس عظیم الشان اور مبارک نصب العین کو حاصل کرنے کے لئے ہمیں اسلام کی صداقت و حقانیت کے دلائل اور قرآن کریم کی زندگی بخش تعلیمات کے حقائق و معارف کو سیکھ کر ان کے ذریعہ دنیا سے جہالت اور خدا ناشناسی کے اندھیروں کو دور کرنا ہے۔ عنقریب وہ زمانہ آتا ہے جب خدائی وعدوں کے مطابق ساری دنیا کے لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوں گے۔ چنانچہ ضروری ہے کہ ہماری جماعت میں ہزاروں نہیں لاکھوں ایسے صاحب علم اور اسلام اور قرآن کریم کے علوم کے جاننے والے افراد۔ مرد اور خواتین موجود ہوں جو نئے اسلام میں داخل ہونے والے خوش نصیبوں کو اسلامی مسائل اور قرآنی تعلیمات سکھانے کا فریضہ انجام دے سکیں۔

اس بارہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے آج سے اکسٹھ سال قبل ۱۹۱۵ء کے جلسہ سالانہ سے خطاب کرتے ہوئے جماعت کو توجہ دلائی اور فرمایا:-

"دیکھو کئی آدمی ہوں اور جو میرے بعد ہوگا وہ بھی آدمی ہی ہوگا جس کے زمانہ میں فتوحات ہوں گی وہ اکیلا سب کو نہیں سکھا سکے گا۔ تم ہی لوگ ان کے معلم بنو گے۔ پس اس وقت تم خود سیکھو تا ان کو سکھا سکو۔ خدا تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ دنیا کے لئے پروفیسر بنا دئے جاؤ۔ اس لئے تمہارے لئے ضروری ہے اور بہت ضروری ہے کہ تم خود پڑھو تا آنے والوں کے لئے استاد بن سکو۔ اگر تم نے خود نہ پڑھا تو ان کو کیا پڑھاؤ گے

اومیشہ نائیجیریا (مغربی افریقہ) میں

احمدیہ سیکنڈری سکول کی عمارت کا سنگ بنیاد

(مکرم قریشی سعید احمد صاحب اظہر شاہد مبلغ نائیجیریا)

اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کو ہر شعبہ میں اپنی خاص نصرت و تائید سے نوازتا اور کامیابیوں اور کامرانیوں سے ہمکنار کرتا چلا جاتا ہے ہر دن جب طلوع ہوتا ہے تو دنیا کے مختلف ممالک میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی توحید کو بلند کرنے کے لئے کہیں مساجد کی تعمیر کا کام ہو رہا ہوتا ہے کہیں خدا تعالیٰ کے نور کو پھیلانے کے لئے مختلف قوموں کی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کئے جا رہے ہوتے ہیں کہیں پریس کے ذریعہ اسلامی لٹریچر کو پھیلانے کے لئے کتب شائع کی جا رہی ہوتی ہیں اور کہیں مسلمانوں کی ترقی اور اسلام کے فروغ کے لئے سکول اور کالج قائم کئے جا رہے ہوتے ہیں۔ ایسی ایسی دور دراز جنگلوں اور پہاڑوں سے بھرپور جگہوں پر پہنچ کر جماعت نے اسلام اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کے جھنڈے گاڑ دئے ہیں کہ جن جگہوں اور ماحول کو دیکھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ کس طرح ہزارہا میل دور ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان سے نکلی ہوئی آواز معجزانہ طور پر یہاں پہنچ گئی۔ یہ محض خدا کا فضل نہیں تو اور کیا ہے؟ یہ اس کی تائید و نصرت کے نشان نہیں تو اور کیا ہے؟

ایسی جگہوں کی یوں تو سینکڑوں مثالیں موجود ہیں اور روزانہ نئی مثالیں پیدا ہوتی چلی جا رہی ہیں مگر میں آج ان میں سے ایک جگہ اومیشہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جگہ نائیجیریا کی Nas-arawa Plateau State ڈویژن میں گھنے اور دور دراز جنگل میں گھرے ہوئے دور دراز علاقہ میں ہے پسماندہ علاقہ میں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ جس علاقہ میں صدر نزدیک کہیں ڈاک خانہ نہیں۔ بجلی کا نام و نشان تک نہیں۔ ذرائع آمد و رفت کے لئے کوئی پکی سڑک نہیں اور جس علاقہ کے جنگلوں میں رہنے والے لوگ ابھی تک موجودہ تہذیب و تمدن سے کوسوں دور ہیں۔

Plateau سٹیٹ کے ایک ٹاؤن بکورو میں جب احمدیہ کلینک کی بنیاد رکھی جا رہی تھی اس اومیشہ علاقے کا ایک وفد ہمارے مشنری انچارج مولوی محمد اجمل صاحب شاہد سے ملا اور اپنے پسماندہ علاقے کے حالات بتا کر درخواست کی کہ اس علاقہ کے عوام کی خاطر آپ اومیشہ میں ایک سکول قائم کریں چنانچہ اس علاقہ کے تمام حالات محترم امیر صاحب نے حضور کی خدمت میں تحریر کئے حضور نے ازراہ شفقت و ہمدردی اس درخواست کو منظور فرمایا اور اومیشہ میں ایک سیکنڈری سکول کھولنے کی منظوری فرمائی۔ چنانچہ آف ایجوکیشن سے منظوری حاصل کر کے اس علاقہ میں سکول کھولنے اور طلباء کو انٹرویو کے لئے مقررہ تاریخ میں حاضر ہونے کا اعلان اخبار میں کر دیا گیا۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۷۵ء کو محترم امیر صاحب نے مکرم منیر احمد صاحب بسمل اور خاکسار کو حکم دیا کہ آپ اومیشہ جا کر ایک سیکنڈری بورڈنگ سکول کھولیں۔ چنانچہ ہم دونوں بکورو اومیشہ سے سات سو میل کا سفر کر کے جا بس پہنچے وہاں سے سکول اور بورڈنگ ہاؤس کے لئے کرسیاں بینچ طلباء کی رہائش کے لئے چارپائیاں میز اور دیگر ضروری سامان خرید کر صبح ۸ بجے صدر مقام کے راستہ سے روانہ ہو کر ... بجے پہنچے۔ آدھی رات کے وقت وہاں کے چند افراد نے ہمارے لئے ایک چھوٹا سا تاریک کمرہ کھول دیا کہ دیئے کی مدھم روشنی میں ہم نے فرش پر ہی چٹائی بچھائی اور رات کا باقی حصہ اپنے کام کو کامیابی سے سرانجام دینے کی فکر میں غور کرنے اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے گزارا صبح ہوئی تو اومیشہ کے چیف اور کچھ معززین سے ملاقات کی اور اس کام کی سرانجام دہی کے لئے عارضی رہائش کا انتظام کر دیا۔ طلباء کی رہائش کے لئے بورڈنگ ہاؤس کے طور پر ایک مکان حاصل کیا۔ ٹیچرز کے لئے ایک مکان حاصل کیا اور سیکنڈری سکول کے لئے ایک عارضی عمارت کا انتظام کر کے طلباء کا انٹرویو ہوا کہ جس کے لئے پہلے ہی اخبار کے ذریعہ اعلان کر دیا ہوا تھا۔ مورخہ ۲۵ کو چیف آف اومیشہ اور دیگر معززین اور طلباء کی ایک تقریب منعقد کر کے سکول کا افتتاح کر دیا گیا۔ اس سکول کو جاری کرنے کے تھوڑا عرصہ بعد ہی خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ نائیجیریا کو محض اپنے فضل سے یہ توفیق عطا فرمائی کہ اس نے اس سکول کو اپنی اصل نئی عمارت میں منتقل کرنے کے لئے اومیشہ ٹاؤن کے قریب ہی سو ایکڑ زمین کا ایک وسیع و عریض سرسبز شاداب رقبہ میں مورخہ ۲۳/۵ کو اس کا سنگ بنیاد رکھا۔ محترم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد امیر و مشنری انچارج نائیجیریا اس تقریب میں شرکت کے لئے مع اپنے ساتھیوں کے لیگوس سے تشریف لائے۔ لوکل اتھارٹی زوار ڈویژن کے چیئرمین سیکرٹری اسسٹنٹ سیکرٹری اور بہت سے لوکل اتھارٹی کے ممبران اور چیف آف اومیشہ اور دیگر معززین اومیشہ اور طلباء نے کثیر تعداد میں اس مبارک تقریب میں شرکت کی۔ چنانچہ چیئرمین لوکل اتھارٹی کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے اس تقریب کا آغاز ہوا۔ محترم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد امیر و مشنری انچارج نائیجیریا نے اپنے خطاب میں سکول کو جاری کرنے کا پس منظر اور مقصد بیان کیا اور بتایا کہ اس پسماندہ علاقہ میں جماعت احمدیہ کے سکول جاری کرنے کا مقصد محض اور محض اس علاقہ کے عوام اور خصوصاً مسلمانوں کی بھلائی اور ترقی اور خدمت اسلام اور خدمت بنی نوع انسان ہے۔

اس کے بعد چیف آف اومیشہ نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا اور اپنے تعاون کا یقین دلایا۔

پھر چیئرمین لوکل اتھارٹی نے اپنی تقریر میں اس بات کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ ہی واحد جماعت ہے کہ جس نے اس پسماندہ علاقہ کی بہبود و بھلائی اور تعلیمی میدان میں سب سے پہلے قدم اٹھایا ہے اس کا سہرا بجا طور پر جماعت احمدیہ کے سر ہے اور ساتھ ہی اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔

اس کے بعد محترم امیر صاحب چیف آف اومیشہ اور چیئرمین لوکل اتھارٹی نے باری باری دعاؤں کے ساتھ سکول کی نئی عمارت کے بنیادی بلاکس نصب کئے۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ سکول اس علاقہ میں اسلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و عظمت کو قائم کرنے کا ذریعہ بنے۔ آمین۔

ایک نادان اور جاہل استاد
کسی شاگرد کو کیا پڑھا سکتا
ہے؟

(تاریخی اقتباسات ص ۱۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۳)

نام	مقام	ضلع	رقم
محترمہ والدہ صاحبہ شیخ لطیف احمد صاحب	سلطانپورہ	لاہور	۲۵ —— ۰۰
مکرم ملک حمید احمد خان صاحب	"	"	۱۰ —— ۰۰
" " عبدالباسط صاحب	سول لائن	"	۱۰ —— ۰۰
" عبدالحی خان صاحب	"	"	۲۵ —— ۰۰
محترمہ مسعودہ صاحبہ بنت ڈاکٹر معراج الدین صاحب امرتسری	"	"	۵۰ —— ۰۰
مکرم چوہدری اے۔ وحید سلیم صاحب	"	"	۲۰ —— ۰۰
" ڈاکٹر کرنل خلیفہ تقی الدین صاحب	"	"	۲۰ —— ۰۰
" شیخ محمد حسن صاحب	"	"	۱۰ —— ۰۰
" چوہدری شریف جنجوعہ صاحب	"	"	۴۰ —— ۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ نصیر احمد صاحب	"	"	۱۰۰ —— ۰۰
مکرم بابو امانت اللہ صاحب	"	"	۱۰ —— ۰۰
محترمہ والدہ صاحبہ ڈاکٹر اختر محمود صاحب	"	"	۵۰ —— ۰۰
مکرم ڈاکٹر عبدالمنان خان صاحب	"	"	۱۰ —— ۰۰
" بابو انشاء اللہ خان صاحب	"	"	۱۰ —— ۰۰
" ملک عبدالحی خان صاحب	"	"	۱۰ —— ۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر اختر محمود صاحب	"	"	۳۰ —— ۰۰
" نجمی جاوید صاحبہ	"	"	۱۰ —— ۰۰
" ناہیدہ رشید صاحبہ	مغلپورہ	"	۱۰ —— ۰۰
مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید	"	"	۱۰ —— ۰۰
" ظفر احمد صاحب	دہلی گیٹ	"	۱۵ —— ۰۰
" ملک عبدالمتین صاحب	کینال پارک	"	۱۵ —— ۰۰
" لطف اللہ صاحب	"	"	۲۰ —— ۰۰
" میجر محمد ظفر الاسلام صاحب	لاہور چھاؤنی	"	۱۵ —— ۰۰
" ملک محمد انور صاحب	"	"	۳۵ —— ۰۰
محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک محمد انور صاحب	"	"	۱۰ —— ۰۰
مکرم چوہدری مطیع اللہ صاحب	"	"	۱۰ —— ۰۰
محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری امیر بخش صاحب		ساہیوال	۱۰۰ —— ۰۰
مکرم میجر منظور احمد صاحب		"	۳۲ —— ۰۰
" ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب	"	"	۱۰۰ —— ۰۰
" چوہدری حفیظ الرحمن صاحب		"	۱۰۰ —— ۰۰
" ملک ضیاء الدین صاحب	اوکاڑہ	ضلع "	۵۰ —— ۰۰
" میاں حمید الدین صاحب	گول چوک	" "	۲۳ —— ۰۰
" ڈاکٹر محمد اقبال صاحب	"	" "	۲۰ —— ۰۰
" فیض احمد صاحب	چک نمبر 22/E.B	" "	۲۰ —— ۰۰
محترمہ رحمت بی بی صاحبہ۔ نواب بی بی صاحبہ۔ علی محمد صاحب	چک نمبر 285/E.B	" "	۱۵ —— ۰۰
مکرم رانا ضیاء اللہ خان صاحب		گجرات	۲۰ —— ۰۰
" کیپٹن شیر محمد صاحب	چک نمبر ۹	ضلع "	۱۰ —— ۰۰
" لطیف احمد صاحب	تہال	" "	۱۵ —— ۰۰
محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ	پرائمری سکول شیخ پور	" "	۲۷ —— ۰۰
مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب سیکرٹری مال	"	" "	۱۶ —— ۲۵
" محمد اشرف صاحب سیکرٹری مال	کیرانوالہ جاکانوالی	" "	۱۰۰ —— ۰۰
" عبدالحمید صاحب درویش		گوجرانوالہ	۱۰ —— ۰۰
محترمہ فرحت قدوس صاحبہ		"	۲۰ —— ۰۰
مکرم حاجی محمد شریف صاحب		"	۱۰ —— ۰۰

نام	مقام	ضلع	رقم
محترمہ حبیب بیگم صاحبہ اہلیہ کیپٹن ہدایت احمد خان صاحب		گوجرانوالہ	۴۰ —— ۰۰
مکرم ملک منیر احمد صاحب سب آف لندن		"	۳۰ —— ۰۰
" مسعود احمد صاحب		"	۱۰۰ —— ۰۰
محترمہ شریفہ بیگم صاحبہ	گکھڑ	ضلع گوجرانوالہ	۱۰ —— ۰۰
" اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم	فیروزوالہ	" "	۱۰ —— ۰۰
" ڈاکٹر نصیرہ نزہت صاحبہ	مانگٹ اونچے	" "	۱۵ —— ۰۰
مکرم میجر مبارک احمد صاحب	علی پور چٹھہ	" "	۵۰ —— ۰۰
محترمہ سلیم بی بی صاحبہ		شیخوپورہ	۱۰ —— ۰۰
" زینب ملک صاحبہ		"	۱۰۰ —— ۰۰
" امۃ السلام صاحبہ	چک چہور	ضلع شیخوپورہ	۱۰ —— ۰۰
مکرم عنایت اللہ صاحب بھٹی	چک نمبر 1/12	" "	۱۲ —— ۰۰
محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ	منڈی مریدکے	" "	۱۰ —— ۰۰
" لیڈی ڈاکٹر امۃ الحفیظ صاحبہ قریشی		سیالکوٹ	۵۰ —— ۰۰
" سلمیٰ حیدر صاحبہ		"	۲۰ —— ۰۰
مکرم سید مبشر احمد صاحب	بازار پنساریاں	"	۵۰ —— ۰۰
محترمہ منزہ بیگم صاحبہ	ڈسکہ	ضلع سیالکوٹ	۱۲۱ —— ۰۰
" عنیقہ بیگم صاحبہ	"	" "	۱۰ —— ۰۰
" امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ مرزا سلیم احمد بیگ صاحب	نادووال	" "	۱۰ —— ۰۰
" امۃ العزیز لطیفہ صاحبہ		ملتان	۵۰ —— ۰۰
" رضیہ بشارت احمد صاحب		"	۱۰ —— ۰۰
" محمودہ بیگم صاحبہ		"	۲۰ —— ۰۰
" بیگم صاحبہ چوہدری عبدالرزاق صاحب		"	۵۰ —— ۰۰
مکرم عبدالسلام صاحب	نشتر ہسپتال	"	۱۰ —— ۰۰
" امجد علی صاحب	پیراں غائب	ضلع ملتان	۳۰ —— ۰۰
" شیخ محمد اسلم صاحب	دنیا پور	"	۱۰ —— ۰۰
" چوہدری بشیر احمد صاحب	چک 543/E.B		۲۰ —— ۰۰
" محمد یامین صدیقی صاحب	صدر بازار	راولپنڈی	۲۰ —— ۰۰
محترمہ مسز بشریٰ لطیف صاحبہ		"	۱۰ —— ۰۰
" نعیمہ عزیز صاحبہ		"	۲۵ —— ۰۰
مکرم لطیف احمد شیخ صاحب		"	۱۰ —— ۰۰

(باقی)

ضروری اعلان

جملہ قائدین مقامی جنہوں نے ابھی تک یک روزہ تربیتی کلاس منعقد نہ کی ہو انکی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ ۳۰ جولائی تک یہ کلاس ضرور منعقد کر کے مرکز کو مطلع فرمائیں۔

(مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم محمد انور خان صاحب چک ۱۰۹ گ ب نرائن گڑھ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری نذیر احمد خان صاحب وفات پا چکے ہیں قطعہ ½ واقع محلہ دارالفضل مشترکہ طور پر چوہدری مہر خان صاحب نصرت بیگم صاحبہ اور والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے۔

میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔ (۱) سرداراں بیگم صاحبہ بیوہ رشید احمد خان صاحب مرحوم (پسر نذیر احمد صاحب مرحوم)۔ (۲) محمد سرور صاحب (۳) نعیم احمد صاحب پسران مرحوم۔ (۴) سروری بیگم صاحبہ (۵) اکبری بیگم صاحبہ (۶) نسیم بیگم صاحبہ۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ بالا میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین وارثان مرحوم کے نام بحصص شرعیہ مشترکہ طور پر منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ خدام و اطفال کے حل شدہ پرچے فوری دفتر میں ارسال فرمائیں۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک ضروری تحریک

(مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب ایم۔ اے ناظر ضیافت صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

"وَسِّعْ مَكَانَكَ" کے الٰہی ارشاد کی تعمیل میں ہر سال ہی جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمانانِ کرام کے قیام کے لئے رہائش کے انتظامات کو وسیع کیا جاتا ہے اور ہر سال ہی یہ محسوس کیا جاتا ہے کہ رہائش کے انتظامات ناکافی ہیں اور ان میں وسعت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

امسال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ جلسہ سالانہ پر تشریف لانے والے مہمانانِ کرام کی رہائش کے لئے بیرکس کی تعمیر کا سلسلہ شروع کیا جائے۔ بعض جماعتوں کی رہائش کی ضرورت اور اس کے مطابق بیرکس کی تعمیر پر خرچ کا اندازہ کر کے امرائے اضلاع کو اطلاع دی جا چکی ہے اور امرائے اضلاع کی طرف سے جماعتوں کے ذمہ رقوم لگائی جا رہی ہیں۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور حتی الوسع جلد نقد ادائیگی فرمائیں۔

اس غرض کے لئے خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک امانت بنام "تعمیر بیرکس جلسہ سالانہ $\frac{6855}{27-278}$" کھلوادی گئی ہے۔ جملہ رقوم بنام افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مذکورہ امانت میں جمع ہونے کے لئے ارسال فرمائیں اور اس کی اطلاع افسر صاحب جلسہ سالانہ ربوہ کو کی جائے۔ سردست جن اضلاع کے لئے بیرکس کی تعمیر کا فیصلہ کیا گیا ہے ان کے نام حسب ذیل ہیں:۔

لاہور۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ۔ گجرات۔ جہلم۔ کیمبلپور۔ ملتان۔ ساہیوال۔ ڈیرہ غازیخاں۔ لائل پور۔ جھنگ۔ ہزارہ۔ خیرپور (ڈویژن) حیدرآباد (ڈویژن)۔ لاڑکانہ۔ لجنہ اماء اللہ کی بیرکس کی تعمیر کے لئے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ الگ تحریک فرما چکی ہیں۔

خدام الاحمدیہ کا مرکزی سالانہ اجتماع

خدام الاحمدیہ کا مرکزی سالانہ اجتماع ۲۲-۲۳-۲۴/اخاء/اکتوبر $\frac{1355}{1976}$ ہش ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہوگا۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

میرے ایک غیر از جماعت دوست کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فرمودہ تفسیر کبیر جلد ششم جزء چہارم نصف اول (پارہ عمّ) کی ضرورت ہے۔

اگر کوئی دوست یہ جلد فروخت کرنا چاہیں تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

مرزا محمد احمد۔ محلہ پٹ رنگاں
اندرون بھاٹی دروازہ
لاہور

واقفینِ زندگی طلباء کے لئے ضروری اعلان

ایسے واقفینِ زندگی طلباء جنہوں نے اس سال میٹرک کا امتحان پاس کر لیا ہے یا جنہوں نے امتحان تو دیا ہے لیکن نتیجہ ابھی نہیں نکلا یا جو موسم خزاں میں امتحان دیں گے وہ اپنے مکمل ایڈریس سے وکالتِ دیوان تحریک جدید ربوہ کو جلد اطلاع دیں تا اگست میں ہونے والے انٹرویو کے متعلق ضروری کارروائی کی جا سکے۔ اس کے علاوہ جو اب وقف کرنا چاہتے ہیں وہ بھی اپنے مکمل پتہ سے دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ میٹرک پاس طلباء کے علاوہ ایف۔ اے، بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس طلباء کا بھی انٹرویو ہوگا۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

اعلان نکاح

مکرم عزیزم ظفر اقبال جاوید کارکن مجلس نصرت جہاں ربوہ ابن چوہدری برکت اللہ خان صاحب مرحوم کا نکاح عزیزہ خالدہ محمودہ بنت چوہدری محمود احمد صاحب کاہلوں سابق مینیجر احمد آباد اسٹیٹ سندھ کے ساتھ مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی غلام حیدر صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کریم نگر فارم ٹاہلی سندھ نے مورخہ ۲۶ رجون ۱۹۷۶ء کو بعد نماز عصر پڑھا اور دعا کرائی۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

(عطاء اللہ کلیم سیکرٹری مجلس نصرت جہاں۔ ربوہ)

محترم مولوی محمد نورالدین صاحب اجمل وفات پاگئے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

میرے والد محترم مولوی محمد نورالدین صاحب اجمل جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور حضرت مولانا امام الدین صاحب آف گولیکی رضی اللہ عنہ کے بیٹے اور محترم قاضی محمد ظہورالدین صاحب اکمل کے چھوٹے بھائی تھے، مورخہ ۴ رجولائی ۱۹۷۶ء بروز اتوار بوقت ۲ بجے بعد دوپہر خالق حقیقی سے جا ملے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم موصی تھے اور بوقت وفات آپ کی عمر تقریباً ۹۵ برس تھی۔ ہر وقت درود و تسبیح ورد زبان تھی۔ نمازِ جنازہ محترم پیر محمد اکبر صاحب سقراط پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گولیکی نے پڑھائی اور سردست آبائی قبرستان میں ان کو امانتاً دفن کر دیا گیا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ مرحوم نے تین بیٹے اور آٹھ بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(عبدالشکور ہاشمی لائبریری اسسٹنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ حال گولیکی تحصیل و ضلع گجرات)

درخواستِ دعا

مکرم الحاج محمد علی صاحب فیضی کی نظر بوجہ موتیا بند ایک عرصہ سے بند ہو چکی ہے اور اس کے ساتھ ہی ان کو بلڈ پریشر کی تکلیف بھی ہے۔ بلڈ پریشر کے باعث ان کی آنکھوں کا آپریشن نہیں ہو سکتا اور بوجہ بینائی نہ ہونے کے وہ لکھنے پڑھنے سے محروم ہو گئے ہیں۔ اس وجہ سے بہت پریشان رہتے ہیں۔ نیز ان کی اہلیہ محترمہ بھی اکثر بیمار رہتی ہیں۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان دونوں میاں بیوی کی صحت و تندرستی اور شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(الحاج محمد شریف
اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴